شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کتب شیعہ کی روشنی میں)

مولانا محمد منشاء کاشف

قسط

الحمد لله وحده و الصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ' بسم الله الرحمن الرحيم ' قال الله تعالى و الذى جاء بالصدق و صدق به اولئک هم المتقون (پ ۲۴)

دلیل نمبرا

شیعہ تفسیر مجمع البیان جلد ۴ صفحہ ۴۹۸ میں آیت ہذا کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے:

'و الذى جاء بالصدق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم. و صدق به ابوبكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعنی " جاء بالصدق " سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور " صدق بہ " سے حضرت ابوبکر صدیق۔

انسان کی تاریخ عجیب مجموعہ ہے اگر تسلیم کرنے پر آتا ہے تو لکڑی اور پتھر کی بے روح اور بے جان بے حس مورتیوں کے سامنے بھی سر بسجود ہو جاتا ہے اور اگر کفر و انکار کرنے کی سیڑھی پر سوار ہوتا ہے تو اپنے مالک حقیقی' پروردگار کو بھی بھول جاتا ہے۔ اس سرزمین پر ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے اور اس کو برا بھلا کہنے پر فخر و ناز کرتے ہیں اور دنیا میں ایسے لوگ بھی بستے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قریب ترین انسانوں انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں فحش گوئی اور بدزبانی کرنے میں اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ زمانہ حال میں ایسے خبیث النفس بد بخت انسان بھی موجود ہیں جو محسن کائنات' ہادی موجودات' رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر گوناگوں اور قسم قسم کے طعن و تشنیع سے اپنے قلوب کی نار اور بھڑاس کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس

جہاں میں جہاں ایسے احسان فراموش اہل اسلام کہلانے والے بھی بستے ہیں جو خاتم الانبیاء و سید المرسلین کی رسالت اور نبوت پر ایمان کا دعوی بھی کرتے ہیں اور پھر آپ کے رفقاء و خلفاء' جانثاروں اور رات دن کے خدمت گزاروں پر سب و تبرا اور لعن طعن کرنے میں اپنا حسن کمال سمجھتے ہیں اور پھر بھولے بھالے' سادہ لوح اور اصل مسلمانوں کو اپنے اس فتنے میں شریک و شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں لہٰذا بندہ عاجز الی اللہ نے عوام الناس کی خیر خواہی اور کامیابی و کامرانی کے پیش نظر جناب رسول اکرم ﷺ کے حقیقی خلیفہ افضل الناس بعد الانبیاء و المرسلین جناب صدیق اکبر' ابوبکر بن قحافہ کی شان مبارک کتب شیعہ سے ثابت کر کے یہ حقیقت صاف اور واضح کر دی ہے کہ اس پروانہ شمع رسالت کی شان اور بزرگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ائمہ اہل بیت کے نزدیک کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

دلیل نمبر ۲

طبرسی اپنی تفسیر مجمع البیان جلد ۳ صفحہ ۶۵ میں السابقون الاولون من المهاجرين والانصار کے تحت لکھتے ہیں:

" ان من اسلم بعد خديجة ابوبكر

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

جو لوگ یہ بکواس کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ نہج البلاغہ میں مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں:

دلیل نمبر ۳

جناب صدیق اکبر کے اسلام و ایمان کی جو شان و شوکت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دور میں بیان فرمائی وہ قابل غور ہے۔

نہج البلاغہ میں جو شیعہ حضرات کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات و فرمودات اور بیانات کا مجموعہ ہے اس کی شرح شیعہ مجتہد ابن میثم بحرانی جزو ۳۱ صفحہ ۴۸۴ پر حضرت علی المرتضٰی کا نوازش نامہ یوں تحریر فرماتے ہیں: وکان افضلھا فی الاسلام کما زعمت و انصحھم للہ و لرسول الخلیفۃ الصدیق و خلیفہ خلیفۃ الفاروق و لعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم و ان المصاب بھما الجرح فی الاسلام شدید یرحمھما اللہ و جزاھما باحسن ما عملا

خلیفہ رسولؐ جناب صدیق سب سے اسلام میں افضل اور اللہ اور اس کے رسول کے لئے سب سے زیادہ مخلص اور خیر خواہ تھے اور اس خلیفہ کے خلیفہ فاروق اعظم اس طرح تھے جیسا کہ تو نے سمجھا۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان دونوں حضرات کا مرتبہ اسلام میں بڑا عظیم الشان ہے اور بے شک ان کی موت سے اسلام کو سخت صدمہ اور زخم پہنچا۔ اللہ تعالٰی ان دونوں پر رحمت کرے اور ان کے احسن اور بہترین اعمال کی ان کو جزا دے۔ سبحان اللہ! حضرت علی نے کس طرح حضرت صدیق اکبر کو الخلیفہ الصدیق یعنی خلیفہ رسول کو صدیق کہا اور صدیقیت کا لقب دیا، صدیق اور فاروق اعظم کی افضلیت ور اسلام کے ساتھ انس و محبت اور مخلص و خیرخواہ ہونے کا اقرار و اظہار کیا اور اپنی زندگی کی شہادت دے کر فرمایا کہ ان کا رتبہ اور مرتبہ اسلام میں اعلٰی و ارفع ہے اور ان کے حق میں کیسی عالی شان دعا فرما کر اپنی قلبی محبت اور دلی شفقت کا اظہار فرمایا ہے۔...

اگر اسد اللہؓ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق کو صدیقیت کا لقب دیا ہے تو حضرت امام جعفر صادق نے بھی صدیق اکبر کو ہمیشہ صدیق کے لقب سے ہی ملقب کر کے دل کی تسکین و سکون اور راحت حاصل کی ہے۔ لہٰذا شیعہ کی معتبر کتاب " احقاق الحق " کے صفحہ ۷ پر حضرت امام جعفر صادقؒ کا یہ

ارشاد تحریر ہے : ابوبکر الصدیق جدی هل یسب احدا اباء ه لا قد صلی الله ان لا اقدمه جناب ابوبکر میرے نانا ہیں' کیا کوئی آدمی اپنے اجداد کو سب (گالی) دینا پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی مجھے کوئی شان و عزت نہ دے اگر میں صدیق کی عزت و عظمت و تکریم اور تعظیم کو تسلیم نہ کروں۔

دلیل نمبر۵

احقاق الحق کے صفحہ ۷ پر امام جعفر صادق کا ارشاد ہے: " ولدنی الصدیق مرتین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں دو طرح سے شامل ہوں ۔ حضرت امام جعفر صادق ؒ کے اس ارشاد کی تشریح اس کتاب میں اسی جگہ ہے۔ اور صافی شرح اصول کافی صفحہ ۲۱۴ کشف الغمہ ۲۱۵ ر ۲۲۲ اور احتجاج طبرسی صفحہ ۲۰۵ پر بھی ہے نیز جلاء العیون صفحہ ۲۴۸ پر بھی امام جعفر صادق کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے۔

و مادرش ام فروہ دختر قاسم بن ابی بکر بود
و مادرام فروہ اسماء دختر عبدالرحمن بن ابی بکر بود

امام جعفر کی والدہ ام فروہ تھیں جو حضرت صدیق اکبر کی پوپوتی (پوتے کی بیٹی) تھیں اور ام فروہ کی ماں (امام جعفر صادق کی نانی) حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت امام جعفرصادقؒ کے ان دونوں ارشادات سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر' امام جعفر کے دو طریق سے نانا ہوتے ہیں اور حضرت امام جعفرؒ آپ کی صدیقیت کو بھی ورد زبان رکھتے تھے۔

دلیل نمبر۶

حضرت ائمہ اہل بیت کس طرح حضرت ابوبکر کی صدیقیت کا علی وجہ البصیرت کا اظہار و اقرار اور اعلان نہ کرتے جب کہ خود سید الکونین امام الانبیاء

، ختم المرسلین ، ہادی جن و انس ، ساقی کوثر نے ان کو صدیق کا عالی شان لقب دیا۔

شیعہ حضرات کی تفسیر قمی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۵۷ پر امام جعفر صادق سے حضور نبی اکرم ﷺ کے واقعہ غار ثور سے متعلق یہ روایت ثابت ہے:

لما کان رسول الله فی الغار قال لابی بکر الصدیق کانی انظر الی سفینة جعفر و اصحابه و قال ابوبکر تراهم یا رسول الله فقال نعم قال فارئیهم فمسح علی عینیه فراهم فقال له رسول الله انت الصدیق

دلیل نمبر۔۷

حضرت ابوبکر صدیق کی صداقت اور صدیقیت غار ثور کے اندر اور آپ کی بے لوث خدمات کا اقرار شیعہ حضرات کی معتبر کتاب غزوات حیدری کے نام سے لکھی گئی ہے یوں ثابت ہے غزوات حیدری کے صفحہ ۶۶ پر ہے

بیٹا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہرروز شام کو آتا تھا اور (ماء و طعام) پانی اور کھانا دے جاتا تھا۔ اس کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صدیق اکبر کے بیٹے کو فرمایا کہ تو مثل پدر ہے یعنی صاف شفاف اور (باوفا) وفادار ہے۔

دلیل نمبر۸

قرآن مجید کی سورۃ زمر پارہ ۲۴ کی آیت ہے: و الذی جاء بالصدق و صدق به اولئک هم المتقون اس کی تفسیر میں شیعہ حضرات کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان جلد ۴ ص ۴۹۸ پر لکھا ہے الذی جاء بالصدق رسول الله ﷺ و صدق به ابوبکر الصدیق حضرت ابوبکر کی یہی صدیقیت و صفائی اور یہی اخلاص سچائی تھی کہ ساقی کوثر فرمایا کرتے تھے " لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لوجح

دلیل نمبر۹

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب مجالس المومنین صفحہ ۸۸ پر ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہمیشہ درمیان اصحاب فی گفتند ما سبقکم ابوبکر بصوم و لا صلاۃ و لکن بشی و قرفی صدرہ رسول اللہ ہمیشہ صحابہ کی جماعت میں فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق کی سبقت و فضیلت صوم و صلاۃ سے نہیں بلکہ ان کی دل کی عقیدت مندی اور اخلاص کا ثمرہ ہے۔

دلیل نمبر۱۰

حضرت صدیق اکبر صدیق کی فضیلت جس طرح شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں میں حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے اسی طرح حضرات ائمہ کرام سے بھی ثابت ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۲۵۰ پر امام محمد تقیؒ کا یہ قول ثابت ہے

لست بمنکر فضل عمر و لکن ابابکر افضل من عمر

میں جناب عمر کے فضائل کا منکر نہیں لیکن ابوبکر صدیق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

دلیل نمبر۱۱

اگر امام محمد تقی نے صدیق و فاروق دونوں حضرات کی فضیلت کا اقرار کر کے حضرت صدیق اکبر کی فضیلت بیان فرمائی تو حضرت امام جعفر صادق نے ان دونوں حضرات کی امامت و خلافت حق کا اعلان یوں فرمایا ہے۔ شیعہ حضرات کی معتبر کتاب احقاق الحق ص ۱۶ پر صاحب کتاب تسلیم کر کے لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ کے حق میں فرمایا ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق و ماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ

دونوں کے دونوں عادل و منصف امام تھے حق ہی پر زندگی گزاری اور حق پر ہی دنیا سے تشریف لے گئے۔ قیامت کے دن دونوں پر خدا کی رحمت ہو۔

دلیل نمبر۱۲

شیعہ حضرات کی تفسیر مجمع البیان جلد ۴ صفحہ ۱۳۳ پر مذکور ہے:

و لا یاتل اولو الفضل منکم و السعۃ ان یوتوا اولی القربی و المساکین - ان قولہ لا یاتل اولو الفضل منکم نزلت فی ابی بکر الصدیق و مسطح بن اثاثۃ

تم میں سے فضیلت و بڑے درجہ والے اور کشائش والے مالدار لوگ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں مہاجرین پر خرچ کرنے سے قسم کھا کر رک نہ جاویں۔ یہ آیت لا یاتل اولو الفضل منکم ابوبکر و مسطح بن اثاثہ جو کہ حضرت ابوبکرؓ کا خالہ زاد بھائی اور مسکین و مہاجر تھا کے حق میں نازل ہوئی شیعہ حضرات کی یہ معتبر تفسیر بتا رہی ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے کلام پاک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اولو الفضل منکم میں فضیلت اور بڑے اعلی درجہ والا فرمایا ہے۔

دلیل نمبر۱۳

اسی تفسیر مجمع البیان میں جلد ۵ صفحہ ۵۰۱ سطر آخر پر آیت: و سیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی میں نقل کیا گیا ہے:

عن الزبیرؓ قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ یشتری مما لیک الذین اسلموا مثل بلال و عامر بن فھیرۃ و غیرھا و اعتقھم

ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت بلال حضرت عامر بن فہیرہ جیسے مسلمان ہونے والے غلاموں کو ان کے کافر مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

دلیل نمبر ۱۴

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے افضل و اتقی اور امام ہونے کو جس طرح شیعہ حضرات کی مذکورہ بالا کتابوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں تمام صحابہ اہل بیت و بنی ہاشم کا امام اور اپنا قائم مقام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح عوام الناس سے یہ بات پوشیدہ اور مخفی رہے لیکن نہج البلاغہ جیسی معتبر کتاب کی شرح درِ نجفیہ میں خود شیعہ کے مجتہد اعظم کا یہ اقرار ہے۔ ملاحظہ ہو درنجفیہ صفحہ ۲۲۵ کان عند خضتہ مرضہ یصلی بالناس بنفسہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک خود بنفس نفیس لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے جب تک مرض خفیف رہا۔ فلما اشد بہ المرض امر بابکر ان یصلی بالناس پھر جب مرض سخت ہو گیا تو ابوبکر کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھائے و ان ابابکر صلی بالناس بعد ذلک یومین ثم مات اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دو دن نماز پڑھاتے رہے پھر حضور انتقال فرما گئے۔

دلیل نمبر ۱۵

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو امام مقرر فرمایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمیشہ ان کی امامت کو بسرو چشم قبول فرمایا اور یہ شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے بخوبی واضح اور ثابت ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مسجد میں آکر حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھتے تھے چنانچہ احتجاج طبرسی صفحہ ۶۰ پر ہے ثم قام و تہیاء للصلاۃ و حضر المسجد و صلی خلف ابی بکر الصدیق پھر حضرت علی المرتضی اٹھے اور نماز کے لئے تیاری کر کے مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔ شیعہ کی

معتبر کتاب تفسیر قمی میں بھی بعینہ یہی الفاظ موجود میں ثم قام و تهياء للصلاة و حضر المسجد و صلى خلف ابى بكر مراة العقول (صفحہ ۳۸۸) پر بھی بعینہ یہی عبارت ہے و حضر المسجد و صل خلف ابى بكر الصديقؓ

دلیل نمبر۱۶

شیعہ کا مشہور مترجم قرآن مجید ترجمہ جناب مقبول احمد صاحب کے ضمیمہ نمبر ۴۱۵ پر حضرت علی کے متعلق لکھا ہے کہ پھر وہ علی المرتضیٰ اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو کر کے مسجد میں تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کے عقب نماز میں کھڑے ہو گئے۔

دلیل نمبر۱۷

غزوات حیدری صفحہ ۶۲۷ پر حضرت ابوبکر کے متعلق لکھا ہے پس بے اختیار اٹھا اور گزرے ہوئے وقت سے بہت گھبرائے ناچار ہو کر اقامت کہی اور جماعت اہل دین نے عقب ان کے صف باندھی چنانچہ اس صف میں شاہ لافتی (حضرت علی المرتضیٰ) بھی تھے۔

دلیل نمبر۱۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت ابی بکر کے پیچھے نماز پڑھنا ایک مسلم اور یقینی امر ہے اس کے دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے بعض علماء عوام الناس کے سامنے بیعت منظور کرنے کو چھپاتے ہیں حالانکہ ان کی کتابوں میں بصراحت موجود ہے چنانچہ احتجاج طبرسی ص ۵۶ پر ہے قال اسامة له هل بايعته فقال نعم يا اسامة یہ بیعت' بیعت خلافت تھی۔

دلیل نمبر۱۹

اسی کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۵۲ پر ہے ثم تناول يد ابى بكر فيابعه

حضرت علی ﷺ نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کرلی۔ روضہ کافی صفحہ ۱۱۵، ۱۳۱ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔

دلیل نمبر ۲۰

حضرت علی المرتضیٰ کیسے صدیق اکبر کے پیچھے نماز نہ پڑھتے جب کہ خود حضور مقبول ﷺ نے ان کو امام مقرر کیا تھا اور اسی طرح حضرت ابوبکر کی خلافت حقہ پر بیعت منظور کیوں نہ کرتے جب کہ خود حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنا دی تھی جو ان کی مختلف کتابوں سے ثابت ہے۔ تفسیر قمی صفحہ ۳۴۵ تفسیر مجمع البیان صفحہ ۳۱۴ اور تفسیر صافی صفحہ ۵۳۴ پر مرقوم ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ ایک دفعہ کچھ افسوس زدہ اور پریشان تھیں ان کو خوش کرنے کے لئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے خوشخبری سنائی ان ابابکر یلی الخلافة بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت من انباک ھذا قال نبانی العلیم الخبیر یعنی یقیناً میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اور اس کے بعد تمہارے والد حضرت عمر ہوں گے۔ حضرت حفصہؓ نے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا فرمایا مجھے اللہ علیم و خبیر نے بتایا ہے۔ غور کیجئے! کہ ان متعدد کتابوں میں جو معمولی نہیں بلکہ شیعہ حضرات کی تفاسیر اور قرآن مجید کی تشریح و توضیح کرنے والی معتبر و مستند کتابیں ہیں ان سے ثابت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت کی جدوجہد میں تھے نہ طالب تھے اور نہ ہی خواہشمند تھے اور نہ ہی اس ارشاد رسول کے وقت موجود تھے بلکہ خود خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ حضرت صدیق اکبر کی صداقت و اخلاص کا صلہ خود بخود غائبانہ طور پر عطاء فرما رہے ہیں۔ رسول خدا ﷺ کے مرتبہ اور آپ کی شان کے خلاف یہ امر تھا کہ اپنی اہلیہ کو راضی اور خوش کرنے کے لئے ایسی خبریں دیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین کے خلاف ہوں اور وہ خبر بھی ایسی جس کے متعلق

باقی ۲۸ پر